www.xtrapapers.com

Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

CANDIDATE NAME			
CENTRE NUMBER		CANDIDATE NUMBER	

0720116754

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2022**

2 hours

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 60.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 308918
© UCLES 2022

[Turn over

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

تاریخ دانوں کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ قدیم تہذیب کا تعلق عراق میں دریائے دجلہ اور فرات کے درمیانی علاقے سے ہے۔ سب سے پہلی قوم یا نسل جس کے آثار یہاں ملتے ہیں، وہ "سومری" کہلاتی ہے۔ کچھ لوگ اسے "قدیم بابلی" بھی کہتے ہیں۔ یہ بات ابھی تک طے نہیں ہو سکی کہ یہ لوگ کہاں سے آئے تھے لیکن کم از کم اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ لوگ کسی پہاڑ یا پہاڑی سلسلے سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ ان کے مکانات میں مٹی اور کچی اینٹوں کا استعمال کیا گیا تھا اور یہ زراعت پیشہ تھے۔ آج بھی دریائے دجلہ و فرات کی درمیانی زمین زراعت کے لیے موزوں سمجھی جاتی ہے۔ اسے عام طور پر "ہلالِ زرخیز" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس زمین کی شکل ابتدائی دنوں کے چاند جیسی ہے۔

سومری قوم کو دنیا کی سب سے پہلی پڑھی لکھی قوم مانا جاتا ہے۔ ان کی لکھی ہوئی تختیاں قدیم مصر سے ملنے والی تحریروں سے بھی پرانی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سومری وہ لوگ تھے جنھوں نے تصویری حروف ایجاد کیے اور اسی کو گفتگو کا ذریعہ بنایا۔ جب تصویریں بنانے میں زیادہ مشکل محسوس ہوئی تو ان کو مختصر کر لیا گیا اور اس طرح رفتہ رفتہ تصویر کی جگہ صرف کیل اور تیر جیسے نشان استعمال ہونے لگے۔ یہ طرزِ تحریر "خطِ میخی" یعنی کیلوں والی تحریر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بعد میں یہاں آکر آباد ہونے والی دیگر قوموں نے بھی اپنی زبانوں میں اظہار کے لیے اسی طرزِ تحریر کو اختیار کیا۔ ایک طویل عرصے تک اس علاقے میں میخی رسم الخط ہی لکھنے پڑھنے کا واحد ذریعہ رہا جس کی وجہ سے اس دور کی تاریخ اور علوم محفوظ ہوئے۔

شام، ایران اور عراق سے میخی رسم الخط میں لکھی گئی تختیاں بہت بڑی تعداد میں برآمد ہوئی ہیں۔ قدیم عراق کے لوگوں نے کاغذ پر سیاہی سے نہیں بلکہ نہایت مہارت کے ساتھ گیلی مٹی پر کھود کر لکھا۔ اس طریقے سے یہ لوگ اپنی ذاتی یادداشتیں لکھتے یا سرکاری معاہدے اور جائیداد کے خرید و فروخت کے معاملات وغیرہ درج کرتے تھے۔ تحریر کا کام مکمل کرکے مٹی کی تختی کو آگ یا دھوپ میں پکایا جاتا تھا، یوں یہ کاغذ سے زیادہ پائیدار بن جاتا۔ پائیداری کے اعتبار سے صرف پتھر اس سے بڑھ کر ہے۔ عراق کے کھنڈرات سے سومری زبان کی لغات اور گرائمر کی تختیاں بھی برآمد ہوئیں، جن سے اس رسم الخط کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔

www.xtrapapers.com

سوال نمبر 1–6

1 عراق میں دریافت ہونے والی تہذیب کی خاص تاریخی حیثیت کیا ہے؟

[1] ....

2 کون سا علاقہ 'ہلالِ زرخیز' کے نام سے مشہور ہے؟

[1] ....

3 سومری قوم نے شروع میں کیسے حروف ایجاد کیےاور بعد میں اس میں کیا تبدیلی آئی؟

....

[2] ....

4 سومری قوم اور ان کی تاریخ کے دیر تک محفوظ رہنے کی بڑی وجہ کیا ہے؟

[1] ....

5 عبارت کے مطابق مٹی کی تختیاں کس قسم کی ذاتی تحریریں لکھنے کے لیے استعمال ہوتی تھیں؟

[1] ....

6 تحریر لکھنے اور اسے محفوظ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاتا تھا؟

....

[2] ....

[کل: 8]

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

ڈاکٹر عابدی

ہم میں سے کون ہے جو بھلا زندگی میں کبھی دانت کے درد میں مبتلا نہ ہوا ہو۔ یقیناً یہ مسئلہ تو اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ خود انسان۔ البتہ شاید پرانے زمانے کے لوگوں میں دانتوں میں تکلیف کی وجوہات موجودہ زمانے سے بہت مختلف تھیں۔ اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ بہت زیادہ میٹھی اور مصنوعی اشیاء ان کی روزانہ کی غذا میں شامل نہیں تھیں۔ جبکہ ایک اندازے کے مطابق پرانےزمانے میں دانتوں کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کی بڑی وجہ ان کی وہ سخت خوراک تھی جسے کھانے کے لیے بہت زیادہ چبانے کی ضرورت تھی۔ مصر میں، آثار قدیمہ کے ماہرین نے جب قدیم مصریوں کے محفوظ شدہ کھانے دریافت کیے تو ان میں ریت پائی گئی جو شاید دانتوں کے مسائل کی وجہ بنتی تھی۔ یوں تو ٹوتھ پیسٹ بنانے کے قدیم نسخے آج بھی رائج ہیں لیکن پرانی مصری تاریخ میں دانتوں کے برش کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔

ڈاکٹر ہیلن

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ پرانے زمانے میں دندان سازی ایک الگ پیشہ نہیں تھا بلکہ اکثر سنار یا لوہار وغیرہ اپنے مخصوص کام کے ساتھ ساتھ لوگوں کے خراب دانت بھی نکالا کرتے تھے۔ تقریباً 1700 عیسوی میں برطانیہ میں چند دانتوں کے ماہرین نے خراب دانتوں کو نکالنے اور مصنوعی دانت لگانے کا کام شروع کیا جوزیادہ تر صرف لندن کے مہنگے علاقوں تک محدود تھا۔ 1750 عیسوی میں دندان سازی نے باقاعدہ ایک پیشے کی شکل اختیار کی جس میں دانت نکالنے اور مصنوعی دانت لگانے کے علاوہ دانتوں کی فلنگ اور مسوڑھوں کی بیماری کا علاج کرنا شامل تھا۔ اس وقت ماہر دندان سازوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے وہ اکثر برطانیہ بھر میں علاج فراہم کرنے کے لیے مختلف شہروں کے دورے بھی کرتے تھے۔ ان دنوں چینی کا استعمال بڑھ رہا تھا اور لوگوں کے دانت تیزی سے خراب ہونے لگے تھے۔ اُس وقت دانتوں کا برش مہنگا تھا اور صرف امیروں کے استعمال میں تھا۔

www.xtrapapers.com

ڈاکٹر مارٹن

1800 عیسوی تک دندان سازوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو چکا تھا لیکن اب بھی ان میں کئی ایسے لوگ تھے جو نا تجربہ کار تھے، جس کی وجہ سے دندان سازوں کے کام کے معیار میں نمایاں فرق تھا۔ 1870 میں چند معروف اور قابل دندان سازوں نے لوگوں کے بہتر علاج کی خاطر اس شعبے میں قانون بنانے کے لیے ایک مہم چلائی جس کے نتیجے میں 1878 میں قانون بنایا گیا جس کے مطابق دندان سازی کے لیے خصوصی تعلیم اور لائسنس حاصل کرنا ضروری تھا۔ ابتدا میں یہ قانون خواتین کے لیے ایک بہت بڑا دھچکا تھا کیونکہ اس قانون کی وجہ سے اب وہ دندان سازی کا کام نہیں کر سکتی تھیں اور ایسے تعلیمی اداروں میں ان کا داخلہ ممکن نہیں تھا۔ ایک طویل جدوجہد کے بعد 1895 میں پہلی مرتبہ برطانیہ میں ایک خاتون کو کسی خاص تعلیمی ادارے سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ دندان ساز کے طور پر رجسٹر کیا گیا۔

ڈاکٹر رضیہ

انیسویں صدی میں دانتوں کے علاج کی تعلیم اور علاج کے طریقوں میں ترقی کے باوجود لوگوں کے دانتوں کے مسائل بڑھتے چلے گئے۔ ایسے خاندان خوش قسمت سمجھے جاتے تھے جن کے پاس گھر کے تمام افراد کے استعمال کے لیے ایک مشترکہ دانتوں کا برش ہوتا تھا۔ زیادہ تر لوگ اپنے علاقے میں کسی دندان ساز کے ہوتے ہوئے بھی علاج کے اخراجات پورے نہیں کر سکتے تھے۔ بیسویں صدی میں اس صورت حال میں تیزی سے بہتری آنا شروع ہو گئی۔ لوگوں کو دانتوں کی بیماری کی روک تھام سے متعلق بہتر معلومات دی جانے لگیں اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال نے دوران علاج درد کی شدت کو قابل برداشت بھی بنا دیا۔ 1948 میں برطانیہ میں لوگوں کو دانتوں کے علاج کے لیے پہلی مرتبہ مفت سہولت فراہم کی گئی۔ آج بھی لوگ دانتوں کے مسائل سے مکمل چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے اس لیے دانتوں کی باقاعدہ صفائی اور دیکھ بھال کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

www.xtrapapers.com

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7تا15) کو غور سے پڑھیں۔ صحیح نام کے آگے دیے گئے خانے میں (✓) ٹک کا نشان لگائیں۔

کس نے کہا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: دانتوں کی تکلیف کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے۔

Dr. Abidi ☑ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

7 سارا خاندان دانتوں کی صفائی کے لیے ایک ہی برش استعمال کرتا تھا۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

8 دانت نکالنے کا کام دوسرے پیشوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

9 دندان سازی کے لیے باقاعدہ تعلیم اور حکومتی اجازت کو لازمی قرار دیا گیا۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

10 ماضی میں سخت غذا دانتوں کے مسائل کا سبب تھی۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

11 برطانیہ میں لوگوں کے علاج کے لیے صرف چند دندان ساز تھے۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

12 دندان سازی کے پیشے سے منسلک خواتین کو اچانک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

[1] Dr. Abidi ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Razia ☐

www.xtrapapers.com

13 برطانیہ میں بغیر فیس کے دانتوں کا علاج کیا جانے لگا۔

Dr. Razia ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Abidi ☐ [1]

14 صرف پیسے والے لوگوں کے لیے دانتوں کے برش کا استعمال ممکن تھا۔

Dr. Razia ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Abidi ☐ [1]

15 قدیم مصری لوگوں میں دانتوں کے برش کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

Dr. Razia ☐ Dr. Martin ☐ Dr. Helen ☐ Dr. Abidi ☐ [1]

[کل: 9]

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 3

عقاب کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اوردیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

عقاب کو پرندوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ بڑی جسامت والا یہ پرندہ بہترین شکاری ہوتا ہے۔ باز، شِکرا اور شاہین عقاب کی ہی نسل کے مختلف جسامتوں والے پرندے ہیں۔ دنیا بھر میں ان کی 60 سے زیادہ نسلیں پائی جاتی ہیں۔ دنیا کےبے شمار ممالک میں یہ فوجی نشان کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر عقاب کی بعض قسمیں صرف نصف کلو وزنی اور 16 انچ لمبی ہوتی ہیں جبکہ کچھ اقسام ساڑھے چھ کلو سے زیادہ وزنی اور 39 انچ لمبی ہوتی ہیں۔ ان کے پروں کا پھیلاؤ 8 فٹ تک ہوسکتا ہے۔ اس کی خوراک میں چھوٹے چوپائے، پرندے اور رینگنے والے جاندار شامل ہوتے ہیں۔ بڑے عقاب لومڑی، ہرن اور بکریوں پر بھی حملہ کر دیتے ہیں۔ ان کی ٹانگیں زیادہ مضبوط اور پنجے نوکیلے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ عقاب کی انتہائی تیز نگاہ اسے بہت فاصلے سے بھی شکار کو دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ مضبوط پنجوں، طاقت ور ٹانگوں اور نوکیلی مضبوط چونچ والا یہ پرندہ انتہائی مہارت سے شکار کرتا ہے۔ یہ اونچی چٹانوں یا درختوں پر گھونسلا بناتے ہیں اور گھونسلے کی حفاظت بہت دلیری اور بہادری سے کرتے ہیں۔

جزیرہ نما عرب اور خلیج فارس کی عرب ریاستوں میں عقاب، شاہین اور باز پالنا ایک پرانی روایت ہے۔ عقاب کی ایک صفت یہ ہے کہ یہ پرندہ سکھانے سے بہت جلد سیکھ جاتا ہے، اور مالک سے مکمل وفاداری نبھاتا ہے۔ عرب شیخ ایسے شکاری پرندوں کو بڑی محبت اور شوق سے پالتے اور اُن کی تربیت کرتے ہیں۔ ان پرندوں کی خاطر وہ مختلف ملکوں اور علاقوں کا سفر اختیار کر کے اپنے شکار کا شوق پورا کرتے ہیں۔ اکثر جنوبی ایشیائی ریاستوں میں فالکن پرندے کے ساتھ شکار کے لیے خاص مقامات کا انتظام کیا جاتا ہے۔

متحدہ عرب امارات میں شامل ریاست ابو ظہبی میں فالکن ہسپتال کے نام سے ایک ایسا ہسپتال بنایا گیا ہے، جو انتہائی جدید آلات سے آراستہ ہونے کے علاوہ ماہر ڈاکٹروں پر مشتمل ہے۔ یہ ہسپتال دس برس قبل شروع کیا گیا تھا اور اب اس میں لائے جانے والے پرندوں کی تعداد کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے۔ اس ہسپتال میں سالانہ بنیادوں پر ہزاروں شاہینوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ابو ظہبی کے فالکن ہسپتال کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اسے شکاری پرندوں کے علاج کے لیے دنیا میں سب سے بڑا ہسپتال سمجھا جاتا ہے، جہاں معمول کے طبی معائنے کے علاوہ پرندوں کے پروں کی مناسب کانٹ چھانٹ بھی کی جاتی ہے۔ عقابوں کے خون

www.xtrapapers.com

کے ٹیسٹ بھی کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی کا پر زخمی ہو یا ٹانگ ٹوٹ گئی ہو تو مناسب انداز میں اُس کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس ہسپتال سے سرٹیفیکیٹ ملنے پر ہی حکومت کی جانب سے کسی دوسرے ملک شکار کے لیے ان پرندوں کو لے جانے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اسی طرح شکار کے مقام والے اکثر ممالک بھی ان پرندوں کے صحت مند ہونے کا سرٹیفیکیٹ لازمی قرار دیتے ہیں۔ اس ہسپتال میں خلیج کی دیگر عرب ریاستوں سے بھی باز یا شاہینوں کو علاج کے لیے لایا جاتا ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے پرندوں کے ڈاکٹر بھی یہاں آتے ہیں جن کی جدید انداز میں تربیت کی جاتی ہے۔

عقاب کی پُروقار اور اونچی اڑان کی وجہ سے اردو شاعری میں بھی اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ خاص طور پر علامہ اقبال کی شاعری میں اس کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ انہوں نے شاہین کا لفظ نوجوانوں کے لیے بطور خاص تجویز کیا کیونکہ شاہین کی نگاہ وسیع ہوتی ہے، اس کی پرواز بلند اور رفتار تیز ہوتی ہے۔ وہ جوانوں کو شاہین کی طرح پُرعزم اور بلند خیال دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ نوجوان اپنے زورِبازو پر بھروسہ کریں اور مدد کے لیے دوسروں کی طرف نہ دیکھیں۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں شاہین کا تصور پیش کر کے صرف برصغیر کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے مجبوراور بے بس افراد کوایک نیا خیال پیش کیا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور حالات کے چیلنج کو قبول کر کے کامیابی کے لیے جدو جہد کریں۔

www.xtrapapers.com

سوال نمبر 16–19

عقاب کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 جسامت کے لحاظ سے عقاب کی اقسام:

• ....

• .... [2]

17 عربوں کے لیے شکاری پرندوں کی اہمیت:

• ....

• .... [2]

18 ابوظہبی کے فالکن ہسپتال کی تین اہم باتیں:

• ....

• ....

• .... [3]

19 اقبال کا نوجوانوں کو شاہین کا خطاب اور ان کے لیے پیغام:

• ....

• .... [2]

[کل: 9]

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 4

مشق نمبرتین میں عقاب کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

20 اب آپ ایک خلاصہ لکھیں کہ عربوں کے لیے شکاری پرندوں کی کیا اہمیت ہے اور شاعری میں عقاب کو کیا خاص مقام حاصل ہے؟ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔
جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔
خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10]

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 5

21 آپ نے اپنے شہر میں کتابوں کے میلے میں شرکت کی تھی۔ اپنے استاد/اپنی استانی کو اس تجربے کے بارے میں ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- آپ کی پسندیدہ کتاب کونسی ہے اور کیوں
- نوجوانوں کی کتابوں میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ
- کتابیں پڑھنے کے فائدے

آپ کی ای میل تقریباً 120 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔

ای میل کے مواد کے لیے 3 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 5 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 8]

© UCLES 2022

www.xtrapapers.com

مشق نمبر: 6

22 "ہر کوئی ساتھ بیٹھنے والا ہمارا دوست بن سکتا ہے"
آپ اس رائے سے کس حد تک متّفق ہیں؟
اس بارے میں اپنے اسکول کے میگزین میں ایک مضمون کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ آپ کا مضمون تقریباً 200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

دوستی کے لیے ایک جیسی عادتوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔

زندگی میں ہر طرح کے دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اوپر دیے گئے مکالمے آپ کو کچھ نکات بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ نکات اپنی طرف سے بھی شامل کریں۔
مضمون کے مواد کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور طرزِ تحریر کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

© UCLES 2022

www.xtrapapers.com

[کل: 16]

© UCLES 2022

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

www.xtrapapers.com

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2022